ADE/B.Ed. (Hons) Elementary

Syllabus

Teaching of Urdu

Semester 3

This product has been made possible by the support of the American People through the United States Agency for International Development (USAID). The contents of this report are the sole responsibility of the authors, and do not necessarily reflect the views of USAID or the United States Government.

Technical Support: Education Development Centre (EDC); Teachers College, Columbia University

نصاب اردو
SYLLABUS URDU

نصاب برائے تدریسِ اردو (فنکشنل/عملی)

- کورس کا تعارف: (COURSE DESCRIPTION)
- حاصلاتِ تعلم: (COURSE OUTCOMES)
- تعلّمی اور تدریسی رسائیاں: (LEARNING AND TEACHING APPROACHES)
- یونٹ (UNIT)

۱۔ نظریہء زبان

۲۔ عملی تدریسی طریقے (سننا، بولنا اور سمجھنا)

۳۔ عملی تدریسی طریقے (پڑھنا اور لکھنا)

۴۔ جائزہ و آزمائش

- حوالہ جات (REFERENCES)
- اسائنمنٹ (مختلف موضوعات) (ASSIGNMENTS)
- کورس سے متعلق لازمی معلومات
- اردو سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ
- یونٹ نمبر ا سے متعلق سبقی اشارے
- تفصیلی سبقی خاکے
- دیگر یونٹس سے متعلق اہم سبقی اقدامات

نصاب برائے تدریسِ اردو

(CURRICULUM FOR TEACHING OF URDU)

سال دوم/سمسٹر ۳

ایسوسی ایٹ ڈگری آف ایجوکیشن/ADE

کریڈٹ:۳

پیش لازمہ: (PREREQUISITES)

تدریسِ اردو کے اس کورس میں صرف وہ طلبہ داخلے کے اہل ہوں گے۔ جو سمسٹر اول میں اردو کورس کامیابی سے مکمل کر چکے ہوں۔

کورس کا تعارف: COURSE INTRODUCTION

اس کورس میں زیرِ تربیت اساتذہ نظریہء آموزشِ زبان (The Theoryof Learning of Language) اور زبان کے متنوع ماحول (FEATURES OF A LANGUAGE -RICH ENVIRONMENT) کے حوالے سے تدریسِ زبان کو سمجھیں گے۔ ماہرینِ زبان کا کہنا ہے کہ زبان کا فطری سافٹ ویئر پیدائش سے قبل ہی ہمارے دماغ میں موجود ہوتا ہے اور یہ پروگرام یونیورسل گرائمر کہلاتا ہے۔ بچے اپنی معصوم عمر ہی میں ہم سے اچھے زبان کے متعلم ہوتے ہیں۔ اس نظریے کے تحت اس کورس میں ابتدائی اور وسطانی جماعتوں کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ لسانی مہارتوں کو جماعت بندی کے تحت عملی تدریسی طریقے (سننا، بولنا اور سمجھنا) اور عملی تدریسی طریقے (پڑھنا اور لکھنا) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ان مہارتوں پر دسترس کے نقطہء نظر سے آڈیو لنگوئل اور ٹوٹل فزیکل جیسے عملی طریقوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

جائزہ و پیمائش اور اس پر تنقید کرنا مدرس کے لئے بہت مفید ہے۔ اشاراتِ سبق کامیاب تدریسی حکمت عملی کی ضمانت ہیں۔ جو اساتذہ کی تربیت کا لازمی ہیں۔ اس لیے اس نصاب میں ایلیمنٹری اساتذہ جماعت اول تا ہشتم جدید سبقی اشارات نا صرف خود تیار کریں گے بلکہ ایلیمنٹری مدارس میں ان کی عملی مشق بھی کریں گے۔ اس کورس کی جدت یہ ہے کہ سبقی اشارات کی تیاری اور عملی مشق کورس کا آخری یونٹ نہیں بلکہ دورانِ کورس جاری رہے گی۔

حاصلاتِ کورس: COURSE OUTCOMES

اس کورس کی تکمیل کے بعد زیرِ تربیت اساتذہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظریہء آموزشِ زبان (The Theory of Teaching of Language) کے فطری تقاضوں کو سمجھ سکیں۔
- اردو زبان شناسی پر عبور حاصل کر سکیں۔
- سن کر لہجے، تلفظ کی ادائیگی اور الفاظ کے آہنگ کا لطف لے سکیں۔
- بڑھ کر جملہ سازی کی تحریری مشق کر سکیں۔
- پڑھ کر زندگی سے متعلق مختلف موضوعات پر عمدہ تحریریں پیش کر سکیں۔
- جائزہ و آزمائش کے جدید ترین انداز سبقی اشارات میں بتا سکیں۔
- طریقہ ہائے تدریس میں عملی کا مظاہرہ کر سکیں۔
- ابتدائی سے وسطانی سطح کے تدریسی کورس پر سمعی بصری معاونات و سبقی اشارات تیار کر سکیں۔

تعلّمی اور تدریسی رسائیاں: (LEARNING AND TEACHING APPROACHES)

نظریہءآموزشِ زبان کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بچہ ماں کے پیٹ ہی سے سننا شروع کر دیتا ہے۔ کیوں کہ زبان بچے کے جینز میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ جدید تکنیکی مہارتیں، تدابیر، فطری سانچے، آزمائشی سوالات اور سوالنامے تدریسی عمل کو جانچتے، پرکھتے اور معیارِ استدلال مقرر کرتے ہیں۔ اس کورس کی تدریسی تعلّمی رسائی زیرِ تربیت اساتذہ کا (جماعت اول تا ہشتم) کے طلبہ کے لیے فراوانی زبان کا ایک متنوع ماحول تیار کرنا اور آموزشی قالب تیار کرنا ہے۔ جو معیارِ زبان کے اصولوں پر پرکھے جاسکیں۔ کورس سے منسلک ان سرگرمیوں کا مقصد زیرِ تربیت اساتذہ کو اپنی تعلّمی ذمے داری بڑھانے کا موقع فراہم کرنا ہے۔

یونٹ ۱

نظریہءزبان

(THEORY OF LANGUAGE)

تعارف:

زبان کے متنوع ماحول میں بچے کے لیے کثرت سے ماحولیاتی مواد زبانی اور تحریری صورت میں موجود ہوتا ہے جو والدین، عزیز و اقارب اور اساتذہ کی جانب سے میسر آتا ہے۔ اس یونٹ میں زیرِ تربیت اساتذہ فراوانی زبان کی نمایاں خصوصیات EATURES OF A LANGUAGE -RICH ENVIRONMENT کو سمجھتے ہوئے آموزشِ زبان کے وسیلوں کے مطابق زبان کے فطری سانچوں پر تدریسی حکمتِ عملی تیار کریں گے۔ مثلاً بچوں کو بات کرنے کے مواقع فراہم کرنا، اردگرد کے ماحول پر رائے لینا، خواہش دریافت کرنا اور منظوم ونثری آسان فہم مواد فراہم کرنا وغیرہ۔ اردو کی لسانی خوبیاں صوتی، قواعدی، متنی نوعیت کی حامل ہیں۔ ان خوبیوں سے استفادہ کرتے ہوئے زیرِ تربیت اساتذہ جماعت اول تا ہشتم کے تدریسی مسائل پر کیسے قابو پاتے ہوئے جدید سبقی ڈیزائن میں کارآمد تدریسی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ اس یونٹ کا کام عملی تدریسی معلومات فراہم کرنا ہے تاکہ اساتذہ عملی مشق کی تیاری کرسکیں۔

پہلا ہفتہ

- نظریہءزبان (THEORY OF LANGUAGE)
- آموزشِ زبان کے وسیلے (پیدائش سے پہلے اور بعد کے محرکات، والدین، اساتذہ)
- اردو زبان کا متنوع ماحول

دوسرا ہفتہ

- اردو کی بنیادی لسانی خصوصیات (صوتی، قواعدی، متنی)
- اردو سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ
- اردو کی تدریسی تدابیر

تیسرا ہفتہ

- جدید سبقی ڈیزائن

- تدریسی تکنیک
- سمعی بصری معاونات

عملی مشق (TEACHING PRACTICE) شروع ہونے سے پیش تر اساتذہ موضوعاتی بحث کے ذریعے درج بالا نکات کے تحت راہنما استاد کی زیرِ نگرانی اپنی حکمتِ عملی طے کریں گے۔

یونٹ ۲

عملی تدریسی طریقے (سننا، بولنا اور سمجھنا)

ابتدائی تا وسطانی سطح کی جماعتیں

تعارف:

زبان کی تدریس میں صرف سننا ہی کافی نہیں، سن کر سمجھنا ہی اصل شے ہے۔ بچے کے اردگرد مبہم آوازیں اس کے لیے جلد از جلد زبان از بر کرنے میں مددگار بنتی ہیں۔ زبان سننا اس کے سیکھنے کا پہلا مرحلہ ہے۔ تدریسِ زبان میں بھی پہلی مہارت سننا سکھانا یا تدریسِ سماعت ہے۔ جماعت اول تا ہشتم عملی تدریسی طریقوں (سننا، بولنا اور سمجھنا) کے ذریعے حروف اور الفاظ کی کھوج زبان کا عملی پہلو ہے۔ قرآن ۷۵۶ آیات میں مطالعہء کائنات کا درس دیتا ہے۔ اس کائنات میں موجود ہر شئے پر غور کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ اس یونٹ میں دیکھ کر زبان سیکھنا یعنی مطالعہ بہ ذریعہ سماعت تدریس کیسے کی جائے۔ اوصافِ خوش خوانی تدریسِ نظم و نثر میں کارگر ثابت ہوتے ہیں اس لیے زیرِ تربیت اساتذہ جدید طریقہ ہائے تدریس مثلاً (فنکشنل، آڈیو لنگوئل اور ٹوٹل فزیکل) کو جدید سبقی اشارات میں دورانِ عملی تدریس استعمال کریں گے۔ زیرِ تربیت اساتذہ کی تدریس دورانِ کورس جاری رہے گی۔ اس لیے ایک ہفتہ سبقی اشارات کی تیاری کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ جس میں زیرِ تربیت اساتذہ عملی تدریسی طریقے (سننا، بولنا اور سمجھنا) اور مطالعہ بہ ذریعہ سماعت تدریس کا گر سیکھ سکیں۔

چوتھا ہفتہ

- اوصافِ خوش خوانی / کرداری مقاصد (تلفظ، روانی، تاکید، لب و لہجہ، تفصیل)
- بنیادی لسانی عادات / مہارتیں تعارف (بولنا، سننا، سمجھنا)
- بولنا اور سننا (فنکشنل، آڈیو لنگوئل اور ٹوٹل فزیکل طریقوں سے مشق)

پانچواں ہفتہ

- بہ ذریعہ قصہ / کہانی (تمثیل، ڈراما، قصہ گوئی)
- بہ ذریعہ کھیل (مثلاً لفظ کی بناوٹ میں حروف کی کھوج)
- بہ ذریعہ مطالعہ (ٹی وی، ریڈیو، کمپیوٹر، مطالعہء کائنات)

چھٹا ہفتہ

- پرائمری سطح پر تدریسِ نظم
- مڈل سطح پر تدریسِ نظم
- فی البدیہہ نظم گوئی

ساتواں ہفتہ

- سبقی اشارات/طریقہ ہائے تدریس (ابتدائی تاوسطانی سطح کی جماعتیں)
- سبقی ڈیزائن/تکنیکی مہارتیں/تدریسی حکمتِ عملی نظم ونثر

یونٹ ۳

عملی تدریسی طریقے (پڑھنااورلکھنا)

ابتدائی تاوسطانی سطح کی جماعتیں

تعارف:

اس یونٹ میں عملی تدریسی طریقوں (پڑھنااورلکھنا) کی مشق کروائی جائے گی۔تاکہ زیرِ تربیت اساتذہ الف بائی طریقے سے حروف کی ساخت اور تحلیلی طریقے سے مرکب جملے بنانے کی مشق کا استعمال اشاراتِ سبق کی تیاری میں خوب کرسکیں۔مثلاً ابتدائی جماعتوں کے لیے حروف کی پہچان پر آزمائشیں تیار کرنا یا وسطانی جماعتوں میں مولانا روم کی حکایات پڑھا کر کہانی لکھنے کا ہنر سکھانا۔تصویر دکھا کر کہانی کے مختلف پلاٹ تیار کرنا اور پھر سننے بولنے کی مشق کروانا جو ہر سطح پر کی جاسکتی ہے۔تاہم ابتدائی تا درمیانی سطح کی جماعت کا معیار،استحسان واستدلال مدِ نظر رکھ سبقی اشارات تیار کیے جائیں گے۔کیوں کہ اشاراتِ سبق کی تیاری اور عملی مشق ہر یونٹ کا حصہ ہیں۔تاکہ زیرِ تربیت اساتذہ عملی مشق کی اہمیت سمجھ سکیں۔

آٹھواں ہفتہ

- طریقہ ہائے تدریس کا تعارف (ابتدائی ووسطانی سطح کے مطابق)
- الف بائی،مخلوطی،تحلیلی طریقے
- فنکشنل/عملی اردو

نواں ہفتہ

- زبان شناسی کی تدریس (ابتدائی وثانوی سطح کے مطابق)
- تدریسِ قواعد (بہ ذریعہ نظم)
- تدریسِ قواعد (بہ ذریعہ اقتباس)

دسواں ہفتہ

- رول پلے،بازرسی (FEED BACK)
- فنکشنل/عملی طریقے (ابتدائی وثانوی سطح کے مطابق)
- تدریسی تدابیر (ابتدائی وثانوی سطح کے مطابق)

گیارھواں ہفتہ

- منظومات پر مبنی اسباق کی منصوبہ بندی — جماعت اول تا سوم
- نثر پر مبنی اسباق کی منصوبہ بندی — جماعت اول تا سوم
- نثر پر مبنی اسباق کی منصوبہ بندی — جماعت چہارم تا ششم

یونٹ ۴

جائزہ و آزمائش

تعارف:

تدریسی عمل کا جائزہ اور اس پر تنقید کرنا مدرّس کے لیے بہت مفید ہے۔ اسباق کے جائزے میں مدرّس کے اشارات، سبق کی خوبی اس کے موقف کی موزونیت، اس کی تدابیر، توضیح کی کامیابی، اس کے عمل تدریس کی کیفیت اور بہ حیثیت مجموعی اس کے سبق کے اثر اور نتیجے پر خاص نگاہ تنقید ڈالنی چاہیے۔ زبان کی جانچ پڑتال کے سائنٹفک قالب تیار کرنا اس یونٹ کا کارآمد پہلو ہے۔ ایلیمنٹری اساتذہ جماعت اول تا ہشتم ہر درجے میں شامل نصاب پر نئے پیمانے تیار کرسکیں گے۔

بارھواں ہفتہ

- جائزہ و آزمائش تعارف
- سوالات کی تکنیک، مشق
- کلوز ٹیسٹ، کثیر انتخابی
- آزمائش (TEST)

تیرھواں ہفتہ

- سوالنامے
- پرچہ جات
- اسائنمنٹ

چودھواں ہفتہ

- ابتدائی سطح کے سانچے (جماعت اول تا سوم)
- وسطانی سطح کے سانچے (جماعت چہارم تا ششم)
- مڈل/ وسطانی سطح کے سانچے (جماعت ہفتم و ہشتم)

پندرھواں ہفتہ

- منظومات پر مبنی اسباق (جماعت چہارم تا ششم)
- نثر پر مبنی اسباق (جماعت ہفتم و ہشتم)
- منظومات پر مبنی اسباق (جماعت ہفتم و ہشتم)
- نثر پر مبنی اسباق (جماعت ہفتم و ہشتم)

حوالہ جات/مطالعاتی مواد

(REFERENCES)

کتابیات:

۱۔ ساجد حسین، پروفیسر، اردو اور اس کے تدریسی طریقے، ایجوکیشن ریسرچ اسکالر جامع کراچی، رہبر پبلشرز۔ اردو بازار، کراچی

۲۔ عطش درانی، ڈاکٹر، جدید تدریسیات اردو، شکیل سنز، راولپنڈی، ۲۰۰۳ء

۳۔ سلیم فارانی، ڈاکٹر، اردو زبان اور اس کی تعلیم، پاکستان بک سٹور، اردو بازار، لاہور، ۱۹۶۲ء۔

۴۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، تدریسِ اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، اپریل ۲۰۰۱ء

۵۔ صباح الدین احمد، مطالعہ زبان اور کمپیوٹر، ''اخبارِ اُردو''، دسمبر ۲۰۰۷ء، ص: ۴۵

۶۔ ڈاکٹر سہیل احمد خان، تقریر، تدریس ادب، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، ۲۰۰۷

۷۔ دیکھیے ویب سائٹ:

www.Freethesaurus.info/Unesco/indescophp?tema=3501(Hindustani

۸۔ Rehman, Tariq Dr., The Teaching of Urdu in British India, "The Annual of Urdu Studies", Vol. 15, P.36, Urdustudies.com., University of Memon, M.U., "Urdustudies.com" Vol.10 (Website)Wisconsin.(Website)

۹۔ محمد صدیق خان شبلی، ڈاکٹر، فنکشنل/عملی اُردو، بحوالہ: تدریسِ اُردو کے جدید تقاضے، مرتب: ڈاکٹر عطش دُرّانی، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۲ء

۱۰۔ ڈاکٹر محمد آفتاب احمد ثاقب، اردو قواعد و املا کے بنیادی اصول، جلد اول ۱۹۹۴ء، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لنگویجز، اسلام آباد

ماڈل اسائنمنٹ: (ASSIGNMENTS)

۱۔ مختلف موضوعات پر اخباری اشتہارات لکھیں اور ایک ہفتے میں جمع کروائیں۔ اشتہار رنگا رنگ، بامعنی اور جدید ہوں۔

۲۔ رموزِ اوقاف پر اس انداز سے سبقی اشارہ تیار کیجیے کہ کہانی کی کہانی ہو اور رموزِ اوقاف پڑھا دیے جائیں۔ کم از کم تین دن میں سبقی خاکہ جمع کروائیں۔

۳۔ دو گروپوں میں سننے/بولنے اور پڑھنے/لکھنے کی مہارتیں تقسیم کی جائیں گی دونوں گروپ اسکرپٹ لکھ کر رول پلے/تمثیل تیار کریں گے۔ دونوں گروپ اپنے مکالمے (اسکرپٹ) تحریری صورت میں ایک ہفتے میں جمع کروائیں گے۔

۴۔ جماعت اول اور ہشتم سے دو اسباق پر سائنٹفک قالب تیار کریں اور ایک ہفتے میں جمع کروائیں۔

نصاب سے متعلق لازمی معلومات:

یہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ پیدائش کے بعد بچہ اپنے ماحول میں بولی جانے والی زبان خود بہ خود ایک مختصر عرصے میں بولنا شروع کر دیتا ہے۔ اس عام مشاہدے کی غور طلب بات یہ ہے کہ ایک چھوٹا بچہ جس کی ذہنی صلاحیتیں ابھی نشوونما کے مراحل سے گزر رہی ہیں، زبان جیسی پیچیدہ

چیز خود بہ خود کیسے سیکھ لیتا ہے۔ نہ تو اُس نے اسکول کی شکل دیکھی ہے، نہ کسی ٹیوٹر نے اُسے بتایا ہے کہ بولا کیسے جاتا ہے اور نہ والدین نے اسے بولی جانے والی زبان کے اسرار و رموز سمجھانے کی کوشش کی۔ کسی بیرونی دباؤ یا درس و تدریس کے بغیر پیدائش کے دو سالوں کے اندر اندر بچے کا زبان سیکھ جانا صرف حیرت ناک عمل ہی نہیں ہے بلکہ تدریس زبان کے اساتذہ کے لیے اس میں ایک عظیم سبق پنہاں ہے۔

زبان سیکھنے کے اس قدرتی عمل سے یہ بات اخذ کرنا مشکل نہیں ہے کہ زبان سیکھنا ایک فطری عمل اور بچہ یہ خداداد صلاحیت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ بچہ کا ماحول اس خداداد صلاحیت کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک ایسا ماحول جہاں بچے کے لیے محبت، عزت اور آزادی ہو بچے کو سیکھنے کے عمل میں مدد کرتا ہے۔ Noam Chomsky کے نظریے کے مطابق دنیا میں آنے والا ہر بچہ اپنے ساتھ دماغ میں ایک خاص عضو لے کر آتا ہے جسے Language Acquistion Device کہتے ہیں۔ زبان سیکھنے کے بنیادی اصول و اجزا پیدائشی طور پر موجود ہوتے ہیں۔ پیدائش کے بعد جب بچہ اپنے ماحول میں بولی جانے والی زبان سنتا ہے تو اس کی زبان سیکھنے کی فطری صلاحیتیں متحرک ہو جاتی ہیں اور کچھ عرصے میں بچہ کا دماغ بولی جانے والی زبان کی پیچیدگی کو سمجھنے لگتا ہے اور بچہ زبان بولنا شروع کر دیتا ہے۔

سننا اور بولنا دو اہم لسانی مہارتیں ہیں۔ عام طور پر تدریس اُردو میں ان مہارتوں پر توجہ نہیں دی جاتی۔ آموزش زبان کی ابتدا سننے سے ہوتی ہے اور سننے کا ردِعمل بولنے کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ اگر چہ سننا اور بولنا فطری صلاحیتیں ہیں اور غیر رسمی طریقے سے خود بہ خود نشو و نما پاتی ہیں مگر اُنھیں بھی جِلا دینے کی ضرورت ہے۔ سننا، سن کر سمجھنا، سمجھ کر مناسب ردِعمل کا اظہار کرنا اور مناسب لب و لہجہ اختیار کرنا وغیرہ سننے اور بولنے کے مختلف مرحلے ہیں اور ان کے لیے مناسب تربیت بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کیوں کہ

- سننے اور بولنے کی فطری صلاحیتوں کو جِلا ملتی ہے۔
- غور سے سننے اور سننے کے عمل کو مؤثر بنانے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
- درست زبان میں اپنے دل کی بات سادہ اور قابلِ فہم انداز سے بیان کرنے کی اہلیت پیدا ہوتی ہے۔
- بلا جھجک، اعتماد اور روانی کے ساتھ گفتگو کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

یہ ہم سب کا مشاہدہ ہے کہ ایک ایسا ماحول جہاں بچے کو زبان بولنے کی آزادی ہو، جہاں اُس کو گفتگو کرنے کے مواقع ملتے ہوں اور جہاں اس کی عزتِ نفس کا احترام ہوتا ہو اُس کو زبان سیکھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ اُردو زبان کے اس کورس میں جہاں ان مہارتوں کے خاص پہلوؤں کی پر توجہ دی گئی ہے۔ وہیں ان مہارتوں کو پروان چڑھانے کے لیے ادبی/ نصابی کتب سے مربوط کیا گیا ہے۔ لسانی مہارتوں کو مربوط پروگرام کے تحت

زیرِ تربیت اساتذہ کے لیے دیے گئے۔ اس کورس کے تمام یونٹوں کی اس طرح منصوبہ بندی کی گئی ہے کے چاروں لسانی مہارتیں یونٹ کا بنیادی مرکز رہیں۔ زیرِ تربیت اساتذہ تمام یونٹوں کی تدریس کے دوران اشاراتِ سبق کی تیاری اور عملی مشق بھی سرانجام دیں گے۔ اور ایسی سرگرمیاں بچوں کے لیے تیار کریں گے جس سے بچے نہ صرف سرگرمی سے پڑھنے اور سیکھنے میں حصہ لیں بلکہ اُنھیں پڑھنے، لکھنے سننے اور بولنے کے مواقع بھی ملیں۔

ابتدائی سے وسطانی جماعتوں میں اُردو کی نصابوں کتاب میں دیے گئے ہر سبق کا مقصد تدریس اُردو ادب کی مختلف اصناف سے واقف کروانا بھی ہے۔ دورانِ تدریس اگر اساتذہ کرام اس نقطے کو خاطر میں نہیں لائیں گے تو اُردو پڑھانے کا حق ادا نہیں ہوگا۔ مثلاً چچا چھکن کا سبق اس لیے دیا گیا ہے کہ طلبہ کی توجہ کردار نگاری کی طرف دلائی جاسکے دورانِ تدریس اگر اساتذہ بچوں کو یہ غور کرنے میں مدد نہیں کریں گے کہ امتیاز علی تاج نے چچا چھکن کا کردار یا ٹوٹ بٹوٹ کیسے تراشا ہے، کس طرح اس کردار کو پیش کیا ہے وغیرہ تو اس سبق کو پڑھانے کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ اسی طرح یہ بات شخصیت نگاری، منظر نگاری، آپ بیتی اور سفر ناموں والے اسباق پر لاگو ہوتی ہے۔ اس لیے اس کورس میں اصنافِ ادب کو درج بالا جماعتوں کے مطابق درجہ بندی اور لسانی مہارتوں کے تحت شاملِ نصاب کیا گیا ہے۔

ہراستاد اپنی شخصیت، ذہانت اور قابلیت کے مطابق تعلیم دیتا ہے۔تاہم یہ اندازہ لگانا کہ کس طرح کامیاب تدریس کی جائے، بہت اہم ہے بنیادی تدریسی تکنیک کے بغیر یہ ممکن نہیں کہ استاد اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔اور یہ شعبہ ایسا ہے جس میں تبدیلی، چیلنج اور گنجائش ہر وقت موجود رہتی ہے اس لیے اس کورس میں جانچنے، پرکھنے اور معیار مقرر کرنے کے نئے پیمانے دورانِ تدریسی مشق تیار کرنے پر خاص توجہ دی گئی ہے۔امید ہے فنکشنل/عملی اندازِ تدریس کی جانب مثبت قدم ثابت ہوگا۔

اردو سے متعلق غلط فہمیوں کا اِزالہ

اُستاد کا اُردو رسم الخط میں مہارت رکھنا خصوصاً ابتدائی جماعتوں میں از حد ضروری ہے۔اردو کو آسان مضمون سمجھنے کی وجہ سے اردو پڑھانے والے اکثر اردو زبان کے استاد نہیں ہوتے اور اگر موجود بھی ہوں تو شاید ادب کے طالبِ علم تو ہوں مگر زبان کے استاد نہیں۔گفتگو میں پہلا مرحلہ لب و لہجے کی درستی کا ہے۔اس کے لیے صحیح تلفظ سکھانا ضروری ہے۔تلفظ سے مراد یہ ہے کہ ہر حرف کی آواز اس کے صحیح مخرج کے ساتھ ادا کی جائے اور ہر لفظ نہ صرف درست طریقے پر بولا جائے بلکہ الفاظ کے درمیان مناسب ٹھہراؤ، فاصلے اور وقفوں کا تعین کیا جائے۔

حرکات و سکنات کا صحیح استعمال کیا جائے اور ادائیگی ٹھہر ٹھہر کر مناسب لہجے کے ساتھ کی جائے۔تلفظ کی درستی کے لیے استاد کو اپنا نمونہ پیش کرنا چاہیے۔نہ صرف یہ کہ وہ خود صحیح تلفظ ادا کرے بلکہ اس مقصد کے لیے صحیح زبان بولنے والوں کو سنے، ان کے ساتھ گفتگو کرے اور معیاری لغت استعمال کرے۔موقع کی مناسبت سے صحیح تلفظ اور ادائیگی کے ساتھ الفاظ بولے۔چھوٹی جماعتوں میں بول چال کے لیے اپنا نمونہ پیش کرے۔لہجے کا جو فقدان آج ہے شائد کبھی نا تھا۔اس طرح بچوں کو زبان سیکھنے کے درپیش مسائل کا حل بھی نکالا جا سکتا ہے۔

جدید تدریسی طریقوں سے واقفیت استاد کے پیشہ ورانہ اخلاق کا حصہ ہے اس عمل کو زبان آموزی کہتے ہیں۔ثانوی زبانوں کی تدریس کے بہت سے طریقے رائج رہے ہیں۔ان طریقوں کے نقائص دور کر کے انھیں بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔اس طرح کئی نئے طریقے بھی وجود میں آتے ہیں۔ہر زبان کا اپنا ایک مزاج ہوتا ہے اور ہر زبان کے اپنے تدریسی مسائل ہوتے ہیں۔تدریسی مسائل کو سمجھتے ہوئے عملی طریقوں کو برتنا استاد کی حاضر دماغی ہی نہیں ہنر بھی ہے۔ہمارے اساتذہ کو زبان کی آموزش کے فنکشنل انداز اختیار کرنا ہوگا۔

سمعی بصری آلات یعنی ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر اور ایسے صوتی آلات جو تدریسی اعانت کے طور پر استعمال ہوتے ہیں، سننا سکھانے میں بہترین اعانت ہیں۔مختلف مضامین کے لیے ”رہنمائے اساتذہ“ بھی شایع ہوتے ہیں۔اُردو کے سلسلے میں ان کا مطالعہ استاد کے لیے ضروری ہے۔ان میں سمعی و بصری معاونات کے کئی طریقے بتائے جاتے ہیں۔

اردو زبان کا اثاثہ دیگر زبانوں کے الفاظ کا اس میں شامل ہونا ہے۔عربی، فارسی اور اب انگریزی کے الفاظ اسے اردش بنا رہے ہیں۔اردو میں انگریزی الفاظ کا آنا درست مگر افعال کی تبدیلی زبان کے حسن کو ماند کر دیتی ہے اس کا بھی خصوصاً خیال رکھنا اساتذہ کی ذمے داری ہے۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور قافلہ بنتا گیا